السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حقہ پینا جایز ہے یانہیں ؟ ، اور تما کوکی بیع جائز ہے یانہیں ؟ ، اگرکسی شخص کوکوئی خاص تکلیف ہے وہ حقہ پیتا ہے اس کو آرام رہتا ہے ، اگرحقہ چھوڑدینا ہے تواسکوتکلیف مرض زیادہ ہوجاتی ہے ، اس کےلیے جائز ہے یانہیں ؟

(سائل محمد شریف ولدچودھری محمداسماعیل ، ہری پورامرتسر ، پنجاب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حقہ پنا ناجائز ہے۔ حقہ پینے سے سرچکرانے لگتا ہے ، حواس مختل ہوجاتے ہیں پینے والاچکر اوراختلال حواس کی وجہ سے چلنے اورکھڑے ہونے سے عاجزہوجاتا ہے اوراعضاء میں فتورپیدا ہوجاتاہے غرض یہ کہ یہ سخت مضر اورنقصان دوچیزہے۔

عن اَم سلمة قالت : نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکرومفتر ، ، (مسند احمدوابوداود"کتاب الاشربة باب النہی عن السکر(3676)4/90.) اورآں حضرت ﷺ نے فرمایا ہے : ''الاإن کل مسکر حرام ، وکل مفتروکل مخدرحرام ، عون المعبود139/10بحوالہ کنزالعمال).

قال : ابن ارسلان (فی شرح السنن : المفتر...... کُلُ شَرابٍ یُورِثُ الْفُتُورَوالْخَدَرَفِی أطْرافِ الأَصابِعِ وَہُومُقَدِّمَةُ السُّکْرِوعَطفُ الْمُفتِرِ عَلَی الْمُسْکِرِیَدُلُّ عَلَی الْمُغایَرَةِ بَیْنَ السُّکْرِوالتَّفْتِیرِلأنَّ الْعَطفَ یَقْتَضِی التَّغایُرَبَیْنَ الشَّیْئَیْنِ فَیَجُوزُحَمْلُ الْمُسْکِرِعَلَی الَّذِي فِیهِ شِدَّةٌ مُطْرِبَةٌوَہُومُحَرَّمٌ یَجِبُ فِیهِ الْحَدُّ وَیُحْمَلُ الْمُفتِرُعَلَی النَّباتِ کَالْحَشِیشِ الَّذِي یَتَعاطَاہُ السَّفِلَةُ، قَالَ الْخَطَّابِیُّ الْمُفْتِرُکُلُّ شَرابٍ یُورِثُ الْفُتُورَوالرَّخْوَةَفِی الْأَعْضاءِ وَالْخَدَرَفِی الْأَطْرافِ وَہُومُقَدِّمَةُ السُّکْرِوَنَہی عَنْ شُرْبِہِ لِئَلَّایَکُونَ ذَرِیعَةًإلَی السُّکْرِ ''

(وحکی العراقی وبن تَیْمِیَّةَ الْإجْماعَ عَلَی تَحْرِیمِ الْحَشِیشَةِوَأنَّ مَنِ استحلہا کفر)(عون المعبود127/1289/10).

قال الشوکانی فی الفتح الربانی : ''الأصل الذي شہدلہ القرآن الکریم ، والسنة المطہرة ہوأن کل مافی الأرض حلال ، ولایحرم شيء من ذلک إلابدلیل خاص کالمسکر ، والسم القاتل ، ومافیہ ضررعاجل أوآجل کالتراب ونحوہ ، ومالم یردفیہ دلیل خاص فہوحلال استصحابا للبراءة الأصلیة ، وتمسکًا بالأدلة العامة کقولہ تعالی : { ہوالذي خلق لکم مافی الأرض جمیعا ، ، (البقرہ : 29).

وقال شیخنا العلامہ المبارکفوری فی شرح الترمذی 3/40 : ''لاشک فی أن الاصل فی الأشیاء الإباحة ، لکن یشترط عدم الإضرار ، أما إذاکانت مضرة فی الآجل أوالعاجل فکل ثم کلا ، وقدأشارالی ذلک الشوکانی بقولہ : ولامن جنس مایضرآجلااو عاجلا ، وأکل التنباک وشرب دخانہ مضربلامریة ، وأضراراہ عاجلا ، ظاہرغیرخفی ، وإن کان لأحدفیہ شک ، فلیاکل منہ وزن ربع درہم اوسدسہ ، ثم لینظرکیف یدوررأسہ وتختل حواسہ وتتقلب نفسہ ، بحث لایقدرعلی أن یفعل شیئا من أمورالدنیاأوالدین ، بل لایستطیع أن یقوم أویمشی ، ومإہذاشانہ فہومضربلاشک ، قال : وإذاعرفت ہذاظہرلک أن اضرارہ عاجلا ، ہوالدلیل علی عدم إباحةأکلہ وشرب دخانہ . ، ، انتہی.

اورجس چیز کاکھانااورپیناناجائزاورممنوع ہواس کابیچنابھی ناجائزہے۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''قاتل اللہ الیہود ، إن اللہ لما حرم شحومہا ، جملوہ ثم باعوہ فأکلوا ثمنہ ، ، (بخاری مسلم عندجابر"بخاری کتاب البیوع باب بیع المیتة والاصنام3/43 ، مسلم کتاب المساقاة باب تحریم بیع الخمروالمیتة والخنزیروالاصنام (1581)3/127.)اورارشادہوا : لعن اللہ الیہودحرمت علیہم الشحوم ، فباعوہاوأکلواأثما ، إن اللہ إذاحرم علی قوم أکل شئ ، حرم علیہم ثمنہ ، ، (احمدوابوداوٗدعن ابن عباس)

قال الشوکانی : ''حدیث ابن عباس فیہ دلیل علی إبطال الحیل والوسائل إلی المحرم ، وأن کل ماحرمہ اللہ علی العباد ، فبیعہ حرام التحریم ثمنہ ، ، (نیل الاوطار5/237) ، اورناجائزاورممنوع چیزسے علاج اوردواکرنابھی ناجائزہے ، آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''إن اللہ أنزل الداء والدواء ، وجعل لکل داء دواء ، فتداووا ، ولاتتداووابحرام ، ، (ابوداوٗدعن ابی الدرداء) مفصل بحث دلیل الطالب الی ارجح المطالب ص : 436 مصنفہ علامہ نواب سیدصدیق حسن خاں میں ملاحظہ کیجیے

کتبہ : عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری الدرس بمدرسة دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی

شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری صاحب مرعاۃ المفاتیح تماکو سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں : زردہ ، تماکو کھانا پنا ، اس کا منجن استعمال کرنا یاناک میں اس کا سڑکنا اورسونگھنا '' میرے نزدیک جائز نہیں ہے ، اورنہ اس کی تجارت کرنی ٹھیک ہے۔

اولاً : اس لیے کہ اس کااستعمال تمام اطباء کے نزدیک بالاتفاق مضر صحت ہے ، اورصحت کوخراب کرنے والی چیزوں کااستعمال شرعاحرام ہے۔

ثانیاً : اس لیے کہ تماکو کھانے اورپینے والے کے منہ میں بدبوپیدا ہوجاتی ہے اورجس سے اپنی بغل میں کھڑے ہونے والے نمازی کواذیت وتکلیف پہنچتی ہے، نیز مسجد میں ایسی بدبودارچیز کے ساتھ جاناٹھیک نہیں ہے۔

ثالثاً : اس کووجہ سے کہ تماکو کااستعمال کھلاہوااسراف وتبذیر ہے،اوراسراف اورتبذیر شرعاًحرام ہے۔

رابعاً : اس لیے کہ تماکو کھاناپینا بدن میں سستی اورسر میں چکراورعقل میں فتورنیزخدر(بے حسی) کااثرپیدا کرتاہے، اورآنحضرت ﷺ نے مسکرکی طرح مفتر سے بھی منع فرمایاہے۔ حدیث میں ہے : ''نھی عن کل مسکر ومفتر،،.

جومولوی صاحبان بڑی سگریٹ اورحقہ پیتے ہیں، یاپان کے ساتھ زردہ تماکو کواستعمال کرکے، عورتوں کی طرح اپنامنہ اورہونٹ لال کرتے ہیں، اورادھراُدھر، یہاں وہاں پیک تھوک کرزمین لال کرتے ہیں اورگندگی پیدا کرتے ہیں وہ اپنے فتوے اورعمل کے ذمہ دارہیں۔ ھداھم اللہ تعالیٰ۔ .

ھذاماظھرلی والعلم عنداللہ املاہ عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری 26 7 1407ھ مذاکرہ علمیہ اہل سنت والجماعت

فاضل اڈیٹر دام اقبالہ نے اخیر شعبان 1334ھ کے پرچہ ''اہل حدیث،، میں ''اہل السنہ والجماعۃ،، کے لقب کی نسبت ایک تاریخی سوال درج فرمایا ہے، منشا سوال یہ کہ یہ لقب کب شائع ہوا؟ اورکس کے مقابلہ میں بولاگیا؟۔

الجواب : یہ لقب (اہل سنت والجماعۃ) پہلی صدی کے خاتمہ پراوس جماعت کے لقب مشہورہوا، جوفرقہائے ضالہ مستحدثہ کی تردید اورمخالفت پرنہایت زورروں سے مستعد تھی، اورچوں کہ یہ جماعت ظاہرسنت کی پابندی اورجماعت صحابہ کی روش کی دلدادہ تھی، اس لیے اس کانام (اہل السنہ والجماعۃ) ہوا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ فرقہائے ضالہ، صحابہ کرام کے زمانہ ہی می پیداہوچکے تھے، اورفرقہ گمراہ نیاپیدا....... بصرہ میں معبد جہنی نے تقدیر کاانکارکیا اورایک جماعت اس کی تابع ہوگئی۔ یحیی بن یعمر وغیرہ نے مدینہ جاکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی خیالات کوپش کیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نہایت زوروں سے ان کی تردید کی اوربے دین بتایا، اوراستدلال میں حضرت عمر کی طویل حدیث پش کی۔ یہ سب واقعات صحیح مسلم کتاب ایمان کی پہلی ہی روایت میں موجودہیں۔ اس سے معلوم ہوتاہے کہ فرقہائے ضالہ کے مقابلہ میں جوجماعت سینہ سپرتھی، وہ ظاہرسنت اورروش صحابہ کومضبوط پکڑے ہوئے تھی، اورمقابلہ کی وجہ سے ''اہل السنہ والجماعۃ،، مشہورہوئی۔

ہوتاکوئی نہ کوئی لقب اورنام اوس کا مشہورہوجانا، معبد جہنی اوراس کے اتباع کاتقدیر سے انکارکرنا۔ یہ باعث ہواان کے قدریہ کہے جانے کا، واصل بن عطاء کاامام حسن بصری کی مجلس سے کنارہ کش ہونا اورامام حسن بصری کا ''واعتزل عنا،، کہنا، یہ باعث ہواان کے معتزلہ کہے جانے کا (حالاں کہ معتزلہ اپنے کو ''اہل العدل والتوحید،، کہتے ہیں) رافضیوں کی وجہ تسمیہ ''رفض شیخین،، ہے وعلی ھذا القیاس۔ ان سب بدعتی فرقوں کے مقابل جوجماعت تھی، اوس کانام اہل السنہ والجماعۃ تھا۔

علامہ ابن حزم المتوفی 456ھ کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل (2 11) میں لکھتے ہیں : فِرق المقرین بِمِلَّۃِ الإِسْلَام خَمْسَۃ وہم أَہل السّنۃ والمعتزلۃ والمرجئۃ والشیعۃ والخوارج ثمَّ افْتَرَقت کل فرقۃ من ہَذِہ علی فرق وَأَکْثر افْتِرَاق أَہل السّنۃ فِي الْفتیا ونبذ یسیرۃ من الاعتقادات ستنبہ عَلَیْہَا إِن شَاءَ اللہ تَعَالَی ثمَّ سَائِر الْفرق الْأَرْبَعَۃ الَّتِي ذکرنَا فَفِیہَا مَا یُخَالف أَہل السّنۃ الْخلاف الْبعید وَفِیہِم مَا یُخَالفهم الْخلاف الْقَرِیب،، .

ملت اسلام کے نام لینے والے فرقے پانچ ہیں، اوروہ : اہل سنت، معتزلہ، مرجئہ، شیعہ اورخوارج ہیں۔ پھریہ فرقے خود متفرق ہوئے، یعنی ان میں بہت سے ضمنی فرقے پیداہوئے۔ لیکن اہل سنت کااکثرافتراق فتاویٰ میں ہوا، اورکچھ تھوڑاسا اعتقادات میں۔

پھربقیہ چارفرقے جواہل سنت کے مقابل ہیں جن کا ہم سے ذکرکیا، ان میں بعض تواہل سنت سے اختلاف قریب رکھتے ہیں بعض اختلاف بعید،،۔

اورعلامہ ابن حزم آگے لکھتے ہیں :

''وَأہل السّنۃ الَّذین نذکرہم أَہل الْحق وَمن عداہم فَأہل الْبِدْعَۃ فَإِنَّہم الصَّحَابَۃ رَضِي اللہ عَنْہُم وکل من سلک نَہجہم من خِیَار التَّابِعین رَحْمَۃ اللہ عَلَیْہِم ثمَّ أَصْحَاب الحَدِیث وَمن اتبعہم من الْفُقَہَاء جیلاً فجیلاً إِلَی یَوْمنَا ہَذَا أَو من اقْتدی بہم من الْعَوام فِي شَرق الأَرْض وغربہا رَحْمَۃ اللہ عَلَیْہِم،، (الملل والنحل 2/113).

''جماعت اہل السنہ جن کا ہم ذکرکریں گے، وہ تواہل حق ہیں۔ اوران کے ماسوااہل بدعت ہیں، پس سنت ہیں اوروہ جماعت صحابہ ہے اورجوان کے طریقہ پرچلے تابعین کے اچھے لوگوں میں سے رحمھم اللہ، پھراصحاب حدیث ہیں اورجوان کے متبع ہوئے آج تک فقہاء سے، ایک قوم بعدایک قوم کے، اورجوعوام ان کی روش پرچلے پچھّم اوریورپ کی زمین ہیں،،۔

توضیح تلویح مطبوعہ نول کشورص : 254، میں ہے :

''أَہل السنۃ والجماعۃ، وہم الذین طریقتہم طریقۃ الرسول،، یعنی اہل سنت والجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کاطریق ہے،،۔

حضرت شاہ عبدالقادرجیلانی قدس سرہ غنیۃ الطالبین (مطبوعہ لاہور) میں فرماتے ہیں : ''فعلی المومن إتباع السنۃ والجماعۃ، فالسنۃ : ماسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، والجماعۃ : مااتفق علیہ أصحاب رسول اللہ''، یعنی ''پس مومن کولازم ہے تابعداری کرناسنت اورجماعت کی، پس سنت وہ ہے : جس کومسنون کیارسول اللہ ﷺ نے، اورجماعت وہ ہے : جس پراتفاق ہوااصحاب رسول اللہ کا''۔

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ وہ جماعت جوظاہرسنت رسول اللہ کی پابندتھی اورجماعت صحابہ کے روشن پرتھی اوررافضیوں، خارجیوں معتزلہ، مرجیہ اورگمراہ فرقوں کے خلاف سینہ سپرتھی وہ ''اہل سنت والجماعت،، کہی گئی۔

اس سے زیادہ واضح شرح عقائد نسفی کی عبارت ہے : ''ہذا ہو کلام القدماء، معظم خلافیاتہ مع الفرق الاسلامیۃ خصوصا المعتزلۃ، لأنہم أول فرقۃ اسسوا قواعد الخلاف، لما ورد بہ ظاہر السنۃ، وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ فی باب العقائد،، یعنی : قرآنی وظاہری سنت سے مخالفین کی تردید کرنا) قدماء کا کلام ہے۔ اوربڑی مخالفت اس فرقہائے اسلامیہ کے ساتھ تھی بالخصوص معتزلہ کے ساتھ، کیوں کہ یہی اول فرقہ ہے جس نے ظاہرسنت کے خلاف میں، اورجماعت

صحابہ جس روشن پر چلی تھی، اس کے خلاف میں اپنے قواعد کی تاسیس عقائد کے باب میں کی‘‘ ۔

حاشیہ میں ہے : ’’لعل وجہ اَن سائر الفرق غیر المعتزلۃ واِن خالفوا ماورد بہ ظواہر السنۃ، لکنہم لم یشیروا ولم یؤسسوا اَصول الخلاف کمال التاسیس،، ۔ اگرچہ ظاھوارسنت کے مخالف تھے، لیکن انہوں نے اصول خلاف اوراس کے قواعد کی تاسیس نہ کی تھی،، ۔ (بخلاف معتزلہ کے) ۔

شرح عقائد نسفی اوراس کے حاشیہ سے ہم کو صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ معتزلہ جوپہلی صدی کے اخیر میں پیدا ہوئے اورقدریہ ، جہمیہ ، مرجیہ ، رافضیہ ، وغیرہ یہ سب ظواہر سنت کے مخالف تھے ۔ اگرچہ ظواہر سنت کے مخالفت میں اپنے اصول وقواعد کی تاسیس پہلے پہل معتزلہ نے کی ، اوریہ سب فرقے جماعت صحابہ کی روش کے خلاف تھے ۔ اگرچہ ظواہر سنت کے مخالف میں اپنے اصول وقواعد کی تاسیس پہلے پہلی معتزلہ نے کی، اوریہ سب فرقے جماعت صحابہ کی روش کے خلاف تھے ۔ پس جوجماعت ظواہر سنت کی پابند اورجماعت صحابہ کی روشن پر تھی ، وہی ’’اہل سنت والجماعت ،، کہی گئی ۔

اصل میں یہ لقب ماخوذ ہے حدیث : ’’ماانا علیہ واصحابی ،، سے جوبرابرایک فرقہ ظواہر سنت اورروش جماعت صحابہ کے ساتھ تمسک کرنے والوں کا چلا آتا ہے ۔ محمد بن سیرین جو33ھ میں پیدا ہوئے اورحضرت انس بن مالک کے غلام تھے ۔ جنہوں نے 110ھ میں وفات پائی ، ان کا یہ فرمانا ’’لم یکونوا یسئلون عن الاِسناد ، فلما وقعت الفتنۃ، قالوا : سموالنا رجالکم ، فینظر اِلی اَہل السنۃ فیؤخذ حدیثہم ، وینظر اِلی اَہل البدع ، فلا یؤخذ حدیثہم ،، (مقدمہ مسلم 1/15)-

پہلے لوگ (حدیث کے لینے میں) اسناد کا سوال نہیں کرتے تھے ۔ لیکن جب سے فتنہ واقع ہوگیا توکہنے لگے :اپنے اسناد کے رجال بتاؤں ، پس دیکھتے کہ اگروہ رجال اہل سنت ہیں پس حدیث لیتے ، اوراگر دیکھتے کہ اس کے رجال اہل بدعت ، روافض ، خوارج، معتزلہ ، مرجیہ ہیں توان کی حدیثیں نہ لیتے ،، ۔

ہمارے اس دعوے پرشہادت بین ہے کہ یہ لقب متمسکین بالسنہ وعاملین بالسنہ کا، جواہل حق تھے ، جواہل بدعت فرقوں کے مقابل تھے برابر چلا آتا ہے ۔ اگراس کے متمیز طریقہ پراطلاق کا پتہ پہلی صدی کے اخیر تک چلتا ہے ، لیکن گمراہ فرقوں کی ابتدا پہلی صدی کے وسط سے ہوئی ، اس لیے ضروراس جماعت حقہ کا لقب بھی ان گمراہ فرقوں کے مقابل میں اسی ظواہر سنت کی پابندی سے اہل سنت متمیز ہوا ۔

شرح عقائد نسفی اورتوضیح وتلویح وغیرہ کی عبارتوں سے اہل سنت والجماعت کہے جانے کی وجہ بھی معلوم ہوئی کہ ظواہر سنت کی پابندی اوراس کی تائید کرنے کی وجہ سے اہل سنت کہے گئے ۔ اورجماعت صحابہ کی روش اختیار کرنے سے اہل السنہ والجماعۃ لقب ہوا ۔ علامہ ابن حزم کی عبارت سے یہ بھی ظاہر ہواکہ یہ جماعت صحابہ اورخیارتابعین اوراہل حدیثوں کی ہے ۔ اورفقہا ان کی روش پرچلے اورقوم بعدقوم جوعوام ان کے طریقہ پرچلے آئے سب اہل سنت والجماعت کہے گئے ۔

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا تقلید شخصی کا رواج جماعت صحابہ کی روش کے موافق ہے ؟ ، چوں کہ تقلید شخصی کارواج چوتھی صدی میں ہوا، اورزمانہ خیرالقرون میں اس کا وجودنہ تھا ۔ اس لیے کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ تقلید شخصی کا وجود بلاشبہ اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے اوراس لقب کے مستحق حقیقت میں اہل حدیث نہ ہیں نہ حضرات مقلدین ۔

ہم نے مانا کہ ائمہ اربعہ کے مقلدین زمانہ مشہورلہا بالخیر میں نہ تھے ، لیکن جب سے ان کا وجود ہوا ،اپنے ائمہ کی اقتداء میں فرقہ ضالہ کی تردید میں مشغول ہیں ۔ اس لیے یہ اس لقب اہل سنت والجماعت کے مستحق ہیں ۔ لیکن خوداس تقلید شخصی کا وجوب ماننا اوراس پرجمود اختیار کرنا ، اس لقب سے بعید کردیتا ہے ۔

افسوس ہے ان جامدین علی التقلید پر، جواس لقب کا مستحق اپنے ہی کو یقین کرتے ہیں ، اروجماعت اہل حدیث کواہل سنت والجماعت سے خارج یقین کرتے ہیں ۔ ان کی خدمت بجز اس مصرعہ بر عکس نام نہند زنگی کافورکے اورکیا عرض کیا جائے ۔

(عبدالسلام مبارکپوری (جریدا ہل حدیث امرتسرج : ش :49 13،50 اکتوبر1916ء 15ذی الحجہ1334ھ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر162

محدث فتویٰ